جنرل مرزا اسلم بیگ
سابق چیف آف آرمی سٹاف' پاکستان

عالم عرب میں اٹھتے انقلابات کی اصل وجوہات

شمالی افریقہ اور مشرق وسطی کا خطہ آمرانہ نظام سے چھٹکارا حاصل کرنے اور آزادی و معاشرتی انصاف کے نئے دور سے ہم آہنگ ہونے کیلئے شدید جدوجہد سے دوچار ہے جہاں کے بگڑے ہوئے معاشرتی نظام میں توازن لانے کیلئے نئے نئے انقلاب جنم لے رہے ہیں ۔ دراصل ان واقعات اور حادثات کے پیچھے مشیت ایزدی کارفرما ہے جسے اپنی مخلوق پر ظلم اور ناانصافی پسند نہیں جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ''اگر اللہ تعالی لوگوں کو ایک دوسرے کے خلاف روک نہ دیتا تو (راہبوں کے) صومعے اور (عیسائیوں کے) گرجے اور (یہودیوں کے) عبادت خانے اور (مسلمانوں کی) مساجد' جن میں کثرت سے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے' گرائی جا چکی ہوتیں۔'' (سورۃ الحج' آیۃ ۴۰)
اسکی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالی کو اپنی مخلوق سے بہت پیار ہے اور کسی بھی جابر حاکم کی جانب سے لوگوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کو ہرگز معاف نہیں کرتا۔ اللہ تعالی چاہتا ہے کہ تمام مذاہب و مسالک کے لوگ سچائی' امن اور معاشرتی انصاف کے اصولوں پر یقین محکم رکھتے ہوئے اس کی مخلوق سے محبت کا عملی نمونہ پیش کریں لیکن جب ظلم حد سے بڑھ جائے تو رحمت خداوندی جوش میں آتی ہے اور ظلم کے ہاتھ روک دئے جاتے ہیں۔ ماضی قریب میں دو ایسے اہم واقعات رونما ہوئے ہیں جن میں جابر قوموں کو انسانیت پر ڈھائے جانیوالے مظالم کی پاداش میں نمونہ عبرت بننا پڑا۔

ایک مثال ہے ہٹلر کی جس نے طاقت کے نشے اور جرمن قوم کو دیگر اقوام عالم سے ارفع و اعلی مقام کی حامل ہونے کے زعم میں مبتلا ہو کر عالمی امن کو تہہ و بالا کر دیا اور ناقابل تلافی جانی و مالی تباہی پھیلائی لیکن ''قوموں کے اتحاد'' نے اس کے جبر و استبداد کو صرف پندرہ سال کے عرصے میں خاک میں ملا دیا۔ قوموں کے اتحاد میں شامل فاتح ہونے کے باوجود' جنگ کی تباہ کاریوں کی وجہ سے برطانیہ اور یورپ کی شہنشاہیت بھی کمزور ہوگئی جس سے کثیر تعداد میں محکوم ممالک میں آزادی کا سورج طلوع ہوا جن میں اکثریت مسلمان ممالک کی تھی۔ اس طرح عالمی سطح پر طاقت کے مرکز میں جو خلا پیدا ہوا' اسے ریاستہائے متحدہ امریکہ نے پر کیا اور اقوام عالم سے معاشرتی انصاف' آزاد تجارت اور جمہوری اقدار کی پاسداری کا وعدہ کیا لیکن بدقسمتی سے طاقت کا بھوت سوار ہوا اور امریکہ نے ان مقدس وعدوں سے انحراف کرتے ہوئے اپنی عالمی برتری اور بالادستی کے خواب کی تکمیل شروع کر دی۔ اس طرح پوری دنیا میں سات سو سے زائد فوجی اڈے قائم کئے گئے اور اقوام متحدہ اور اس کے مالی اداروں کو اپنے کنٹرول میں کیا اور خوددار اور نہ جھکنے والے ممالک

کے خلاف ان اداروں کو اقتصادی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا اور ان پر تباہ کن اثرات کی حامل اقتصادی پابندیاں عائد کر کے انہیں جھکنے پر مجبور کیا۔

دوسری مثال ہے امریکی سامراج کی کہ جب برطانوی اور یورپی سامراج کی جگہ اس نے لے لی اور مشرق وسطی اور وسطی ایشیا کے خطے کو طاقت کے زور پر عالمی برتری قائم کرنے کے لئے سرد جنگ کا میدان بنا دیا تو سویٹ یونین امریکہ کے بڑھتے ہوئے اثر ورسوخ کے خطرے کے سدباب کیلئے افغانستان پر حملہ آور ہوا اور قبضہ کر لیا جس کے خلاف 'امریکہ نے ستر ممالک سے جہادیوں کو ترغیب دے کر افغانستان کے جہاد پر آمادہ کیا'۔ اس طرح روسیوں کو افغانستان سے ذلت آمیز طریقے سے پسپا ہونا پڑا لیکن اس آٹھ سالہ جنگ کے نتیجے میں جہادی قوتوں نے 'عالمی اسلامی مدافعتی قوت' کی صورت اختیار کر لی جس کا بنیادی مقصد مسلم ممالک پر غیر ملکی قبضے کے خلاف مزاحمت کرنا ہے۔

افغانستان سے روس کی پسپائی نے امریکہ کے عالمی طاقت بننے کے خواب کو نئی جہت عطا کی اور پھر 9/11 کے سانحہ سے اسے عراق و افغانستان پر حملہ کر کے قبضہ کرنے کا جواز مل گیا لیکن 'عالمی اسلامی مدافعتی قوت' نے صرف دس سال کے قلیل عرصے میں عراق و افغانستان پر جارحیت کا ارتکاب کرنے والوں کے ناپاک عزائم خاک میں ملا دیئے جبکہ ہٹلر کو شکست دینے کیلئے اقوام عالم کو پندرہ سال کا عرصہ لگا تھا۔ اب جبکہ امریکی طاقت شکست کھا چکی ہے اور زوال پذیر ہے تو امریکہ کی آشیرباد سے قائم آمرانہ حکومتوں کے عوام میں آزادی اور معاشرتی انصاف کی تڑپ جاگ اٹھی ہے اور مشیت ایزدی سے عالم اسلام میں معاشرتی توازن قائم ہو رہا ہے۔ جہاں گذشتہ تیس سالوں سے غیر ملکی جارحیت کے سبب قتل وغارت گری کا بازار گرم ہے جس کے نتیجے میں ساٹھ لاکھ سے زائد بے گناہ مرد، عورتیں اور معصوم بچے بے دردی سے ہلاک کئے جا چکے ہیں۔ ریاستی دہشت گردی کی یہ بدترین مثال ہے، جسے چھپانے کیلئے الٹا مظلوموں کو دہشت گرد کہہ کر انہیں مورد الزام ٹھہرایا جاتا ہے۔ بلاشبہ امریکہ روبہ زوال طاقت ہے لیکن اس کے باوجود وہ ۱۹۴۵ء کی نسبت کہیں زیادہ طاقتور اور اس بات کا اہل ہے کہ آمرانہ نظام کے خلاف بغاوت کرنے والی قوتوں کو معاشرتی انصاف' آزادی اور جمہوریت دلانے کیلئے اہم کردار ادا کرے۔ محکوم اقوام کو ان کا پیدائشی حق دلانے کے اس لمحے امریکہ تنہا نہیں ہے بلکہ دیگر طاقت کے مراکز مثلاً چین' یورپ' روس اور جاپان پر بھی اتنی ہی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ آمر و جابر شہنشاہوں کے بجائے محکوم اور مظلوم عوام کا ساتھ دیں اور انہیں آزادی دلائیں۔

ان اہم واقعات اور تبدیلی کے تقاضوں کو بھی سمجھنا بہت ضروری ہے۔ آمریت سے بغاوت کرنے والوں کے طریقے اور سوچیں مختلف ہوتی ہیں لیکن ان کا ہدف اور منزل ایک ہی ہے' یعنی آزادی۔ مشرق وسطی میں ظہور پذیر ہونے والے یہ انقلاب' عالمی اقتصادی توازن کو تیل کی دولت سے مالا مال خطے کی جانب موڑ دیا ہے ہیں کیونکہ آزادی کی ان تحریکوں کا فیصلہ بھی یہیں ہونا ہے۔ ان انقلابات کے وقوع پذیر ہونے کی چند اہم وجوہات مندرجہ ذیل ہیں:

☆ افغانستان اور عراق میں شکست کے بعد امریکہ کی زوال پذیر ساکھ اور حزب اللہ کے ہاتھوں اسرائیل کی

ذلت ورسوائی نے آمریت تلے دبے ہوئے کمزور عوام کو امریکہ کی پسپا ہوتی ہوئی قوت کے خلاف اٹھ کھڑا ہونے کا ولولہ تازہ عطا کیا ہے۔ عالمی طاقتوں کی جانب سے عوام کی آواز کو دبانے اور ان کا خون نچوڑنے والے آمروں اور ڈکٹیٹر حکمرانوں کے خلاف عوام کی جدوجہد کا آغاز ہے۔

☆ یہ زمانہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کا ہے اور آج کی نسل سائبر جنریشن (Cyber Generation) کہلاتی ہے جسے فیس بک (Face Book) ٹیوٹر (Twittor) اور یوٹیوب (U.Tube) جیسی سہولتیں حاصل ہیں جو میڈیا کے سیلاب نے ان کو گھر کی دہلیز پر مہیا کی ہوئی ہیں۔ اس ٹیکنالوجی کے اثرات بڑے ہمہ گیر ہیں جن کی وجہ سے نوجوانوں کی سوچ اور ان کی ترجیحات بدل چکی ہیں۔

☆ اسلامی بنیاد پرستی کے بے بنیاد خوف اور اسلامی انتہا پسندی کو روکنے کیلئے وسائل کے بے دریغ استعمال نے انقلابی قوتوں کو ابھارا ہے اور عوام کے احساس محرومی میں اضافہ اور شدت پیدا کرنے کا سبب بنا ہے۔ ان کو احساس ہے کہ اس ناانصافی کے سبب وہ بہت پیچھے رہ گئے ہیں اور اب نئے زمانے کے ساتھ انہیں ہم قدم ہونا ہے۔ ان کا پیغام ہے کہ امریکہ اور اس کے اتحادی تاریخ کی غلط سمت پر کھڑے ہیں جسے درست کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

☆ عالمی اسلامی مدافعتی قوت کو دہشت گردی سے تعبیر کرنا خودفریبی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ایسی تحریک آزادی ہے جو مستقل نہیں ہے کیونکہ اس کے اغراض ومقاصد عراق وافغانستان سے غیر ملکی قبضہ ختم کرانے تک محدود ہیں اور جب مسلم ممالک غیر ملکی تسلط سے آزاد ہو جائیں گے تو مجاہدین اپنے اپنے ممالک کو واپس لوٹ جائیں گے جہاں سے وہ آئے تھے لیکن شاید ڈیڑھ سو کے لگ بھگ القائدہ کے بھٹکے ہوئے لوگ باقی رہ جائیں گے جو عالمی طاقتوں کو اپنی تلاش میں مصروف رکھیں گے۔

آج کا ہر ابھرتا ہوا انقلاب ایک دوسرے سے مختلف ہے لیکن اسکے باوجود ان میں کافی حد تک مماثلت پائی جاتی ہے مثلاً:

☆ نئی نسل ان تحریکوں کا ہراول دستہ ہے، جن کی نہ تو اپنی مضبوط قیادت ہے اور نہ ہی کوئی مستحکم سیاسی بنیاد ہے۔

☆ عوام کی یہ جدوجہد اسرائیل، اسلام یا مغرب کے خلاف نہیں بلکہ ان کا ہدف آزادی، معاشرتی انصاف اور جمہوری نظام قائم کرنا ہے۔

☆ انقلاب کا بنیادی مقصد غیر ملکی آقاؤں کے غلام حکمرانوں سے نجات اور عنان حکومت حقیقی عوامی نمائندوں کے حوالے کرنا ہے۔

امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے ماضی کی ناکام پالیسیوں پر نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے جن کے سبب مسلمانوں میں ان کے خلاف نفرت پائی جاتی ہے جن کی وجہ سے آج عالمی امن تہہ وبالا ہو کر رہ گیا ہے۔ اب وقت ہے کہ ماضی کی غلطیوں کا نئے دور کے تقاضوں کے مطابق محاسبہ کر کے ان کا ازالہ کیا جائے۔ وہ صحیح راستہ کیا ہے؟ اس کی مثال موجود ہے کہ کس طرح عوامی جمہوریہ چین نے تین بنیادی اصولوں پر عمل کر

کے عالمی بھائی چارے اور امن وانصاف کے قیام کی درخشندہ مثال قائم کی ہے۔ وہ بنیادی اصول یہ ہیں:

☆ تمام ممالک کے ساتھ امن وامان (Peace) قائم کرنا، خواہ کوئی دشمنی کی راہ پر کیوں نہ چل رہا ہو۔

☆ ہر ایک ملک سے اقتصادی تعاون (Cooperation) قائم کرنا

☆ اختلافات کے باوجود تمام ممالک کے ساتھ مسلسل روابط (Engagement) قائم رکھنا۔

بقیہ تبصرہ کتب (صفحہ ۶۴ سے) جس نے لادین صحافت کے سامنے بند باندھ لیا ہے اسی سلسلۃ الذہب کی ایک کڑی سہ ماہی الزیتون ہے جو کہ اعلیٰ علمی معیاری اصلاحی تحقیقی تاریخی اور ادبی مقالات پر مشتمل ہے اس میں پیر طریقت شیخ عبدالغفور وزیرستانی مدظلہ کے فرمودات وملفوظات کا مستقل سلسلہ بھی ہے جو کہ ذوق تصوف رکھنے والوں کیلئے ایک قیمتی و نادر سوغات ہے۔ انشاء اللہ اسی مجلّہ کا صحافتی وعلمی حلقوں میں بھرپور خیر مقدم کیا جائیگا۔ رسالہ کے روح رواں دارالعلوم حقانیہ کے نوجوان فاضل مولانا سید حبیب اللہ حقانی مدرس جامعہ ابوہریرہ نوشہرہ ہیں۔ ان کی صلاحیتوں میں روز بروز ماشاء اللہ اضافہ ہو رہا ہے۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔

کتاب: الھادی الی حل السراجی (اردو شرح سراجی) مؤلف : مولانا مفتی محمد سردار ولی صاحب

ضخامت: ۳۵۸ صفحات ۔ قیمت: درج نہیں ناشر: مکتبۃ العلوم' سلام مارکیٹ' بنوری ٹاؤن کراچی

علم مواریث اور علم الفرائض کی شرافت وفضیلت کیلئے یہی کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے احکام کو خود تفصیلی طور پر بیان کر کے نازل فرمائے ہیں اور حضور ﷺ نے اس کو نصف العلم قرار دیا ہے' صحابہ کرامؓ میں علم فرائض کے ماہر کچھ مخصوص افراد تھے' ائمہ اربعہ نے اس کے اصول وضوابط کو شرح وبسط کے ساتھ بیان فرمایا۔ علم الفرائض کی تصنیفات میں سراجی اپنی شہرت وافادیت میں محتاج تعارف نہیں' اسے ''الفرائض السراجیہ'' اور ''فرائض سجاوندی'' بھی کہا جاتا ہے' محقق مصنف کی ژرف نگاہی' تحقیق وجستجو اور ان کے معجز قلم نے اب تک زمانے کو اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز کر رکھا ہے۔ بڑے بڑے محقق علماء کرام نے اس کی شرح لکھ کر اس کی افادیت ونافعیت کو عام کیا ہے۔ ہمارے معزز ومکرم مولوی مفتی محمد سردار ولی سلمہ اللہ تعالیٰ نے بھی محققین ومصنفین کی اس فہرست میں اپنا نام شامل کر کے اس عظیم کتاب پر ''الھادی الی حل السراجی'' کے نام سے بہترین شرح لکھی ہے' عبارت پر اعراب' سلیس اور عام فہم ترجمہ مختصر مگر جامع تشریح' شریفیہ' کتب فرائض وفتاویٰ سے استفادہ' ہر مسئلے کا حل' ذوی الفروض کے احوال کا وجہ حصر' اور تمام احوال کا آخر میں جدول' اور بہترین تمرینات' جیسی صفات سے مزین اردو شروحات میں سے ایک ہے۔ امید قوی ہے کہ معلمین و متعلمین کے لئے یکساں مفید ہوگی' اللہ تعالیٰ مؤلف موصوف کے علم وعمل اور قلم میں مزید ترقی عطا فرمائیے اور مکتبہ العلوم بنوری ٹاؤن کراچی کی کوشش کو بھی قبول فرمائیں' جنہوں نے بہترین ٹائٹل' اعلیٰ کاغذ کے ساتھ شائع کر کے تشنگان علوم دینیہ کو سامان علم مہیا کیا۔ امین